

میں علی حیدر کی قدر و منزلت بڑھ گئی اور اہل بیت سے ان کی وفاداریاں کا ٹھہرا ہوا ہو گیا۔ لیکن عرب اور بالخصوص صحابہ کا طبقہ جو اپنے اسلامی تقدم اور جہادی خدمات پر نازاں تھا اور فسق مراتب کو بڑی اہمیت دیتا تھا، علی حیدر کی مساویانہ تقسیم سے سخت بد دل ہو گیا اور ان کا حکم ملنے لگا۔

(۲) تقسیم میں مساوات کے علاوہ علی حیدر خزانہ میں روپیہ پیسہ یا مال متاع جمع رکھنے کے بھی خلاف تھے اور اس معاملہ میں بھی ان کا طریق کار اپنے تینوں پیشرو خلفاء سے مختلف تھا کسی اتفاقی غنیمت سے اگر روپیہ پیسہ یا مال و متاع ان کے پاس آتا یا سالانہ تنخواہوں اور مسابانہ راشن کی تقسیم کے بعد بچ رہتا تو پس انداز نہیں کرتے تھے بلکہ فوج میں بالتساوی تقسیم کر دیتے تھے۔ ابن عبد البرؒ: کان علی لا یذرع فی بیت المال ما لا یبیت فیہ حتی یقسمہ الا ان ینلہ فیہ شغل۔ ابن عبد البرؒ: کان علی یقسم بیت المال فی کل جمعة حتی لا یبقی منہ شیئاً۔ چونکہ خزانہ خالی رہتا تھا اس لئے وہ خود بھی اپنا خرچ سابقہ خلفاء کی طرح خزانہ سے لینے پر قادر نہیں تھے۔ ان کے معاش کا ذریعہ حجاز میں ان کے وسیع املاک کی آمدنی، حیر کے خالصہ علاقہ سے رسول اللہ کے عطا کردہ ہزاروں من کھجور اور غلے کے حصے، ان کی اور ان کے متعلقین کی سالانہ تنخواہیں اور مسابانہ راشن نیز اتفاقی غنیمت اور تنخواہوں کے بعد بچے ہوئے روپے سے حاصل ہونے والے سہام تھے۔ (۳) رسول اللہؐ، شیخین اور عثمان غنی پانچ اونٹوں پر ایک بکری زکات لیتے تھے، دس پردو، پندرہ تین بیڑے سے جو بیڑے تک چار اونٹوں میں تا پینتیس ایک بنت مخاض (دوسرے سال میں اونٹ کا بچہ) علی حیدر نہیں تا پچیس پانچ بکریاں لیتے تھے اور پچیس تا پینتیس ایک بنت مخاض لیتے۔

(۴) عمر فاروق نے عراق کی مزدور عوامی پر حسب ذیل لگان وصول کیا تھا۔

۱۔ گیہوں — دو روپے (چار درہم) فی مرلہ جریب (سولہ سو مرلے گز)

۲۔ ابن ابی الحدید ۸۰/۲ و ۱۴۳/۱ - ۱۴۷ - ۱۴۸ - ۱۴۹ - ۱۵۰ - ۱۵۱ - ۱۵۲ - ۱۵۳ - ۱۵۴ - ۱۵۵ - ۱۵۶ - ۱۵۷ - ۱۵۸ - ۱۵۹ - ۱۶۰ - ۱۶۱ - ۱۶۲ - ۱۶۳ - ۱۶۴ - ۱۶۵ - ۱۶۶ - ۱۶۷ - ۱۶۸ - ۱۶۹ - ۱۷۰ - ۱۷۱ - ۱۷۲ - ۱۷۳ - ۱۷۴ - ۱۷۵ - ۱۷۶ - ۱۷۷ - ۱۷۸ - ۱۷۹ - ۱۸۰ - ۱۸۱ - ۱۸۲ - ۱۸۳ - ۱۸۴ - ۱۸۵ - ۱۸۶ - ۱۸۷ - ۱۸۸ - ۱۸۹ - ۱۹۰ - ۱۹۱ - ۱۹۲ - ۱۹۳ - ۱۹۴ - ۱۹۵ - ۱۹۶ - ۱۹۷ - ۱۹۸ - ۱۹۹ - ۲۰۰ - ۲۰۱ - ۲۰۲ - ۲۰۳ - ۲۰۴ - ۲۰۵ - ۲۰۶ - ۲۰۷ - ۲۰۸ - ۲۰۹ - ۲۱۰ - ۲۱۱ - ۲۱۲ - ۲۱۳ - ۲۱۴ - ۲۱۵ - ۲۱۶ - ۲۱۷ - ۲۱۸ - ۲۱۹ - ۲۲۰ - ۲۲۱ - ۲۲۲ - ۲۲۳ - ۲۲۴ - ۲۲۵ - ۲۲۶ - ۲۲۷ - ۲۲۸ - ۲۲۹ - ۲۳۰ - ۲۳۱ - ۲۳۲ - ۲۳۳ - ۲۳۴ - ۲۳۵ - ۲۳۶ - ۲۳۷ - ۲۳۸ - ۲۳۹ - ۲۴۰ - ۲۴۱ - ۲۴۲ - ۲۴۳ - ۲۴۴ - ۲۴۵ - ۲۴۶ - ۲۴۷ - ۲۴۸ - ۲۴۹ - ۲۵۰ - ۲۵۱ - ۲۵۲ - ۲۵۳ - ۲۵۴ - ۲۵۵ - ۲۵۶ - ۲۵۷ - ۲۵۸ - ۲۵۹ - ۲۶۰ - ۲۶۱ - ۲۶۲ - ۲۶۳ - ۲۶۴ - ۲۶۵ - ۲۶۶ - ۲۶۷ - ۲۶۸ - ۲۶۹ - ۲۷۰ - ۲۷۱ - ۲۷۲ - ۲۷۳ - ۲۷۴ - ۲۷۵ - ۲۷۶ - ۲۷۷ - ۲۷۸ - ۲۷۹ - ۲۸۰ - ۲۸۱ - ۲۸۲ - ۲۸۳ - ۲۸۴ - ۲۸۵ - ۲۸۶ - ۲۸۷ - ۲۸۸ - ۲۸۹ - ۲۹۰ - ۲۹۱ - ۲۹۲ - ۲۹۳ - ۲۹۴ - ۲۹۵ - ۲۹۶ - ۲۹۷ - ۲۹۸ - ۲۹۹ - ۳۰۰ - ۳۰۱ - ۳۰۲ - ۳۰۳ - ۳۰۴ - ۳۰۵ - ۳۰۶ - ۳۰۷ - ۳۰۸ - ۳۰۹ - ۳۱۰ - ۳۱۱ - ۳۱۲ - ۳۱۳ - ۳۱۴ - ۳۱۵ - ۳۱۶ - ۳۱۷ - ۳۱۸ - ۳۱۹ - ۳۲۰ - ۳۲۱ - ۳۲۲ - ۳۲۳ - ۳۲۴ - ۳۲۵ - ۳۲۶ - ۳۲۷ - ۳۲۸ - ۳۲۹ - ۳۳۰ - ۳۳۱ - ۳۳۲ - ۳۳۳ - ۳۳۴ - ۳۳۵ - ۳۳۶ - ۳۳۷ - ۳۳۸ - ۳۳۹ - ۳۴۰ - ۳۴۱ - ۳۴۲ - ۳۴۳ - ۳۴۴ - ۳۴۵ - ۳۴۶ - ۳۴۷ - ۳۴۸ - ۳۴۹ - ۳۵۰ - ۳۵۱ - ۳۵۲ - ۳۵۳ - ۳۵۴ - ۳۵۵ - ۳۵۶ - ۳۵۷ - ۳۵۸ - ۳۵۹ - ۳۶۰ - ۳۶۱ - ۳۶۲ - ۳۶۳ - ۳۶۴ - ۳۶۵ - ۳۶۶ - ۳۶۷ - ۳۶۸ - ۳۶۹ - ۳۷۰ - ۳۷۱ - ۳۷۲ - ۳۷۳ - ۳۷۴ - ۳۷۵ - ۳۷۶ - ۳۷۷ - ۳۷۸ - ۳۷۹ - ۳۸۰ - ۳۸۱ - ۳۸۲ - ۳۸۳ - ۳۸۴ - ۳۸۵ - ۳۸۶ - ۳۸۷ - ۳۸۸ - ۳۸۹ - ۳۹۰ - ۳۹۱ - ۳۹۲ - ۳۹۳ - ۳۹۴ - ۳۹۵ - ۳۹۶ - ۳۹۷ - ۳۹۸ - ۳۹۹ - ۴۰۰ - ۴۰۱ - ۴۰۲ - ۴۰۳ - ۴۰۴ - ۴۰۵ - ۴۰۶ - ۴۰۷ - ۴۰۸ - ۴۰۹ - ۴۱۰ - ۴۱۱ - ۴۱۲ - ۴۱۳ - ۴۱۴ - ۴۱۵ - ۴۱۶ - ۴۱۷ - ۴۱۸ - ۴۱۹ - ۴۲۰ - ۴۲۱ - ۴۲۲ - ۴۲۳ - ۴۲۴ - ۴۲۵ - ۴۲۶ - ۴۲۷ - ۴۲۸ - ۴۲۹ - ۴۳۰ - ۴۳۱ - ۴۳۲ - ۴۳۳ - ۴۳۴ - ۴۳۵ - ۴۳۶ - ۴۳۷ - ۴۳۸ - ۴۳۹ - ۴۴۰ - ۴۴۱ - ۴۴۲ - ۴۴۳ - ۴۴۴ - ۴۴۵ - ۴۴۶ - ۴۴۷ - ۴۴۸ - ۴۴۹ - ۴۵۰ - ۴۵۱ - ۴۵۲ - ۴۵۳ - ۴۵۴ - ۴۵۵ - ۴۵۶ - ۴۵۷ - ۴۵۸ - ۴۵۹ - ۴۶۰ - ۴۶۱ - ۴۶۲ - ۴۶۳ - ۴۶۴ - ۴۶۵ - ۴۶۶ - ۴۶۷ - ۴۶۸ - ۴۶۹ - ۴۷۰ - ۴۷۱ - ۴۷۲ - ۴۷۳ - ۴۷۴ - ۴۷۵ - ۴۷۶ - ۴۷۷ - ۴۷۸ - ۴۷۹ - ۴۸۰ - ۴۸۱ - ۴۸۲ - ۴۸۳ - ۴۸۴ - ۴۸۵ - ۴۸۶ - ۴۸۷ - ۴۸۸ - ۴۸۹ - ۴۹۰ - ۴۹۱ - ۴۹۲ - ۴۹۳ - ۴۹۴ - ۴۹۵ - ۴۹۶ - ۴۹۷ - ۴۹۸ - ۴۹۹ - ۵۰۰ - ۵۰۱ - ۵۰۲ - ۵۰۳ - ۵۰۴ - ۵۰۵ - ۵۰۶ - ۵۰۷ - ۵۰۸ - ۵۰۹ - ۵۱۰ - ۵۱۱ - ۵۱۲ - ۵۱۳ - ۵۱۴ - ۵۱۵ - ۵۱۶ - ۵۱۷ - ۵۱۸ - ۵۱۹ - ۵۲۰ - ۵۲۱ - ۵۲۲ - ۵۲۳ - ۵۲۴ - ۵۲۵ - ۵۲۶ - ۵۲۷ - ۵۲۸ - ۵۲۹ - ۵۳۰ - ۵۳۱ - ۵۳۲ - ۵۳۳ - ۵۳۴ - ۵۳۵ - ۵۳۶ - ۵۳۷ - ۵۳۸ - ۵۳۹ - ۵۴۰ - ۵۴۱ - ۵۴۲ - ۵۴۳ - ۵۴۴ - ۵۴۵ - ۵۴۶ - ۵۴۷ - ۵۴۸ - ۵۴۹ - ۵۵۰ - ۵۵۱ - ۵۵۲ - ۵۵۳ - ۵۵۴ - ۵۵۵ - ۵۵۶ - ۵۵۷ - ۵۵۸ - ۵۵۹ - ۵۶۰ - ۵۶۱ - ۵۶۲ - ۵۶۳ - ۵۶۴ - ۵۶۵ - ۵۶۶ - ۵۶۷ - ۵۶۸ - ۵۶۹ - ۵۷۰ - ۵۷۱ - ۵۷۲ - ۵۷۳ - ۵۷۴ - ۵۷۵ - ۵۷۶ - ۵۷۷ - ۵۷۸ - ۵۷۹ - ۵۸۰ - ۵۸۱ - ۵۸۲ - ۵۸۳ - ۵۸۴ - ۵۸۵ - ۵۸۶ - ۵۸۷ - ۵۸۸ - ۵۸۹ - ۵۹۰ - ۵۹۱ - ۵۹۲ - ۵۹۳ - ۵۹۴ - ۵۹۵ - ۵۹۶ - ۵۹۷ - ۵۹۸ - ۵۹۹ - ۶۰۰ - ۶۰۱ - ۶۰۲ - ۶۰۳ - ۶۰۴ - ۶۰۵ - ۶۰۶ - ۶۰۷ - ۶۰۸ - ۶۰۹ - ۶۱۰ - ۶۱۱ - ۶۱۲ - ۶۱۳ - ۶۱۴ - ۶۱۵ - ۶۱۶ - ۶۱۷ - ۶۱۸ - ۶۱۹ - ۶۲۰ - ۶۲۱ - ۶۲۲ - ۶۲۳ - ۶۲۴ - ۶۲۵ - ۶۲۶ - ۶۲۷ - ۶۲۸ - ۶۲۹ - ۶۳۰ - ۶۳۱ - ۶۳۲ - ۶۳۳ - ۶۳۴ - ۶۳۵ - ۶۳۶ - ۶۳۷ - ۶۳۸ - ۶۳۹ - ۶۴۰ - ۶۴۱ - ۶۴۲ - ۶۴۳ - ۶۴۴ - ۶۴۵ - ۶۴۶ - ۶۴۷ - ۶۴۸ - ۶۴۹ - ۶۵۰ - ۶۵۱ - ۶۵۲ - ۶۵۳ - ۶۵۴ - ۶۵۵ - ۶۵۶ - ۶۵۷ - ۶۵۸ - ۶۵۹ - ۶۶۰ - ۶۶۱ - ۶۶۲ - ۶۶۳ - ۶۶۴ - ۶۶۵ - ۶۶۶ - ۶۶۷ - ۶۶۸ - ۶۶۹ - ۶۷۰ - ۶۷۱ - ۶۷۲ - ۶۷۳ - ۶۷۴ - ۶۷۵ - ۶۷۶ - ۶۷۷ - ۶۷۸ - ۶۷۹ - ۶۸۰ - ۶۸۱ - ۶۸۲ - ۶۸۳ - ۶۸۴ - ۶۸۵ - ۶۸۶ - ۶۸۷ - ۶۸۸ - ۶۸۹ - ۶۹۰ - ۶۹۱ - ۶۹۲ - ۶۹۳ - ۶۹۴ - ۶۹۵ - ۶۹۶ - ۶۹۷ - ۶۹۸ - ۶۹۹ - ۷۰۰ - ۷۰۱ - ۷۰۲ - ۷۰۳ - ۷۰۴ - ۷۰۵ - ۷۰۶ - ۷۰۷ - ۷۰۸ - ۷۰۹ - ۷۱۰ - ۷۱۱ - ۷۱۲ - ۷۱۳ - ۷۱۴ - ۷۱۵ - ۷۱۶ - ۷۱۷ - ۷۱۸ - ۷۱۹ - ۷۲۰ - ۷۲۱ - ۷۲۲ - ۷۲۳ - ۷۲۴ - ۷۲۵ - ۷۲۶ - ۷۲۷ - ۷۲۸ - ۷۲۹ - ۷۳۰ - ۷۳۱ - ۷۳۲ - ۷۳۳ - ۷۳۴ - ۷۳۵ - ۷۳۶ - ۷۳۷ - ۷۳۸ - ۷۳۹ - ۷۴۰ - ۷۴۱ - ۷۴۲ - ۷۴۳ - ۷۴۴ - ۷۴۵ - ۷۴۶ - ۷۴۷ - ۷۴۸ - ۷۴۹ - ۷۵۰ - ۷۵۱ - ۷۵۲ - ۷۵۳ - ۷۵۴ - ۷۵۵ - ۷۵۶ - ۷۵۷ - ۷۵۸ - ۷۵۹ - ۷۶۰ - ۷۶۱ - ۷۶۲ - ۷۶۳ - ۷۶۴ - ۷۶۵ - ۷۶۶ - ۷۶۷ - ۷۶۸ - ۷۶۹ - ۷۷۰ - ۷۷۱ - ۷۷۲ - ۷۷۳ - ۷۷۴ - ۷۷۵ - ۷۷۶ - ۷۷۷ - ۷۷۸ - ۷۷۹ - ۷۸۰ - ۷۸۱ - ۷۸۲ - ۷۸۳ - ۷۸۴ - ۷۸۵ - ۷۸۶ - ۷۸۷ - ۷۸۸ - ۷۸۹ - ۷۹۰ - ۷۹۱ - ۷۹۲ - ۷۹۳ - ۷۹۴ - ۷۹۵ - ۷۹۶ - ۷۹۷ - ۷۹۸ - ۷۹۹ - ۸۰۰ - ۸۰۱ - ۸۰۲ - ۸۰۳ - ۸۰۴ - ۸۰۵ - ۸۰۶ - ۸۰۷ - ۸۰۸ - ۸۰۹ - ۸۱۰ - ۸۱۱ - ۸۱۲ - ۸۱۳ - ۸۱۴ - ۸۱۵ - ۸۱۶ - ۸۱۷ - ۸۱۸ - ۸۱۹ - ۸۲۰ - ۸۲۱ - ۸۲۲ - ۸۲۳ - ۸۲۴ - ۸۲۵ - ۸۲۶ - ۸۲۷ - ۸۲۸ - ۸۲۹ - ۸۳۰ - ۸۳۱ - ۸۳۲ - ۸۳۳ - ۸۳۴ - ۸۳۵ - ۸۳۶ - ۸۳۷ - ۸۳۸ - ۸۳۹ - ۸۴۰ - ۸۴۱ - ۸۴۲ - ۸۴۳ - ۸۴۴ - ۸۴۵ - ۸۴۶ - ۸۴۷ - ۸۴۸ - ۸۴۹ - ۸۵۰ - ۸۵۱ - ۸۵۲ - ۸۵۳ - ۸۵۴ - ۸۵۵ - ۸۵۶ - ۸۵۷ - ۸۵۸ - ۸۵۹ - ۸۶۰ - ۸۶۱ - ۸۶۲ - ۸۶۳ - ۸۶۴ - ۸۶۵ - ۸۶۶ - ۸۶۷ - ۸۶۸ - ۸۶۹ - ۸۷۰ - ۸۷۱ - ۸۷۲ - ۸۷۳ - ۸۷۴ - ۸۷۵ - ۸۷۶ - ۸۷۷ - ۸۷۸ - ۸۷۹ - ۸۸۰ - ۸۸۱ - ۸۸۲ - ۸۸۳ - ۸۸۴ - ۸۸۵ - ۸۸۶ - ۸۸۷ - ۸۸۸ - ۸۸۹ - ۸۹۰ - ۸۹۱ - ۸۹۲ - ۸۹۳ - ۸۹۴ - ۸۹۵ - ۸۹۶ - ۸۹۷ - ۸۹۸ - ۸۹۹ - ۹۰۰ - ۹۰۱ - ۹۰۲ - ۹۰۳ - ۹۰۴ - ۹۰۵ - ۹۰۶ - ۹۰۷ - ۹۰۸ - ۹۰۹ - ۹۱۰ - ۹۱۱ - ۹۱۲ - ۹۱۳ - ۹۱۴ - ۹۱۵ - ۹۱۶ - ۹۱۷ - ۹۱۸ - ۹۱۹ - ۹۲۰ - ۹۲۱ - ۹۲۲ - ۹۲۳ - ۹۲۴ - ۹۲۵ - ۹۲۶ - ۹۲۷ - ۹۲۸ - ۹۲۹ - ۹۳۰ - ۹۳۱ - ۹۳۲ - ۹۳۳ - ۹۳۴ - ۹۳۵ - ۹۳۶ - ۹۳۷ - ۹۳۸ - ۹۳۹ - ۹۴۰ - ۹۴۱ - ۹۴۲ - ۹۴۳ - ۹۴۴ - ۹۴۵ - ۹۴۶ - ۹۴۷ - ۹۴۸ - ۹۴۹ - ۹۵۰ - ۹۵۱ - ۹۵۲ - ۹۵۳ - ۹۵۴ - ۹۵۵ - ۹۵۶ - ۹۵۷ - ۹۵۸ - ۹۵۹ - ۹۶۰ - ۹۶۱ - ۹۶۲ - ۹۶۳ - ۹۶۴ - ۹۶۵ - ۹۶۶ - ۹۶۷ - ۹۶۸ - ۹۶۹ - ۹۷۰ - ۹۷۱ - ۹۷۲ - ۹۷۳ - ۹۷۴ - ۹۷۵ - ۹۷۶ - ۹۷۷ - ۹۷۸ - ۹۷۹ - ۹۸۰ - ۹۸۱ - ۹۸۲ - ۹۸۳ - ۹۸۴ - ۹۸۵ - ۹۸۶ - ۹۸۷ - ۹۸۸ - ۹۸۹ - ۹۹۰ - ۹۹۱ - ۹۹۲ - ۹۹۳ - ۹۹۴ - ۹۹۵ - ۹۹۶ - ۹۹۷ - ۹۹۸ - ۹۹۹ - ۱۰۰۰

۳۔ بیہقی ۹۳/۵ ۵۵ ابو یوسف ص ۲۲، بلا ذری ص ۲۷، ابن سلام ص ۶۹۔

- (۲) جو ایک روپیہ فی مربع جریب
 (۳) انگور پانچ روپیہ " " "
 (۴) کھجور " " " " "
 (۵) گنا تین روپیہ " " "
 (۶) سبزی ڈھائی روپیہ یا ڈیڑھ روپیہ فی مربع جریب
 (۷) روٹی " " فی مربع جریب
 (۸) تیل " " " " "

علی حیدر نے عراق کے ایک وسیع زراعتی علاقہ سے جو کوفہ کے شمال مغرب میں دجلہ اور فرات کے درمیان واقع تھا، حسب ذیل نگان وصول کیا:

- (۱) گیہوں - ہارہ آنے فی مربع جریب (بھی فصل والی) مع ایک صاع (تقریباً ساڑھے تین سیر) گیہوں
 (۲) " آٹھ آنے " " (متوسط فصل والی)
 (۳) " چھ آنے " " (معمولی فصل والی)
 (۴) جو " " " " "
 (۵) کھجور اور دوسرے پھلوں کے باغوں سے پانچ روپے فی مربع جریب
 (۶) انگور پانچ روپے فی مربع جریب

سبزی، کھیرا، دال، تیل اور روٹی پر نگان موافق تھا

علی حیدر نے شرح نگان میں کیوں تخفیف کی اور پیداوار کی کئی اہم صنعتوں سے کاشتکاروں کو نگان کی چھوٹ کیوں دی۔ اس کے اسباب پر ہمارے مراجع نے روشنی نہیں ڈالی ہے۔ لیکن ہے کہ اس علاقہ کے زمینداروں نے خلیفہ سے اپنی زراعتی مشکلات یا قلت پیداوار کی شکایت کی ہو۔ لیکن ہے کہ یہ تخفیف استثنائی حالات کے زیر اثر موقت طور پر کی گئی ہو۔

علامہ واقدی مورخ کی حیثیت پر

جناب مولانا حافظ محمد نعیم صاحب ندوی صدیقی دارالمصنفین اعظم گڑھ

ذہنی افق پر واقدی کا نام ابھرتے ہی شکوک و شبہات کی بدریاں چھانے لگتی ہیں اور نفرت و بدگمانیوں کے سائے گہرے ہو جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ اب واقدی کے نام تکذب افتراء، دروغ گوئی اور دجل و جہل کے مترادف قرار دے دیا گیا ہے۔ سیر و معازنی کی کتابوں میں اس کا نام بار بار آتا ہے۔ بعض ائمہ حدیث نے ان کو سخت ترین جرح کا نشانہ بنایا ہے۔ علامہ سید سلیمان ندوی ان کو محض ایک داستان گو کہتے ہیں۔ امام شافعی ان کی تعنیفات کو جھوٹ کا انبار کہا کرتے تھے۔

یہ صحیح ہے کہ مستشرقین یورپ نے ان کی بعض روایات کو اسلمہ بنا کر اسلام کے حصین پر شدید حملے کئے ہیں۔ اور ان کی آڑ میں دینِ متین کے روئے منور کو داغدار کرنے کی کوششیں کی ہیں۔ لیکن اس میں زیادہ دخل خود ان ہی نام و نہاد فضلاء یورپ کی کوتاہ بینی، شہرہ چسپی اور کم علمی کو ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ واقدی کی حدیثانہ اور مورخانہ دونوں ^{بہشتیں} جہاد جہا ہیں۔ ان دونوں کو گڈ مڈ کرنے سے یقیناً غلط بحث واقع ہو جائے گا۔

ماہرین جرح و تعدیل نے احادیث کی صحت و سقم اور رواۃ کی ثقاہت و ضعف کو جانچنے کے لئے جو میزان اور اصول وضع کئے ہیں وہ بہت سخت ہیں اور بلاشبہ اسی شدت و سختی کی بنا پر آج اتنے عظیم ذخیرہ احادیث کی صحت و استناد پر بلا تذبذب مخالف کو چیلنج کیا جا سکتا ہے۔ علامہ واقدی علمائے جرح و تعدیل کے اس میزان پر پورے نہیں اترتے وہ بیشتر تدریس کا اریٹھکاب کرتے تھے علاوہ ازیں ضعفِ حافظ کا شکار وہ ابتدا ہی سے تھے۔ انہی سب وجوہ کی بنا پر محدثین انہیں پایۂ اعتبار سے ساقط

قرادیتے ہیں لیکن بہر حال ان کی روایات کو فطری طور پر قابل رد نہیں کہا جاسکتا، لہذا نہ وہ کسی مستند وثقہ ترین راوی سے متعارض نہ ہو۔

جہاں تک ان کی مؤرخانہ حیثیت کا تعلق ہے اس سلسلہ میں ان کے مشاہرات و تجربات تاریخ کی مستند ترین دستاویز کا درجہ رکھتے ہیں انھوں نے سیر و معازری کے واقعات کی چھان بین میں جو غیر معمولی کدو کاوش اور امکانی جانچا ہی دکھائی اس کی تفصیل آئندہ صفحات سے واضح ہوگی یہاں عرض یہ کرنا مقصود ہے کہ جن علماء نے صرف مستشرقین کی جراحاتوں سے محفوظ رہنے کی خاطر واقدی کو سرے سے و ضائع، کذاب اور جعل ساز قرار دے دیا ہے ان کی حوصلہ افزائی نہیں کی جاسکتی واقدی کے علم و معرفت اور فضل و کمال کا کما حقہ اعتراف نہ کرنا درحقیقت علم کی بے قدری اور... خود فراموشی کی دلیل ہے۔

علامہ شبلی نے سیرت کے مقدمہ میں ان پر بڑی سخت تنقید کی ہے۔ چنانچہ محمد بن اسحاق کے ذکر میں لکھتے ہیں۔

”شہرت عام میں اگرچہ واقدی ان سے کم نہیں لیکن واقدی کی لغویائی مسلم ہے اور اسلئے انکی شہرت بدنامی کی شہرت ہے۔“

”سیرت نبوی کے متعلق ان کی دو کتابیں ہیں، کتاب اسیرۃ اور کتاب التاریخ والمعازری، کتب سیرۃ کی اکثر بیہودہ روایتوں کا سرچشمہ ان ہی کی تصانیف ہیں۔“

”ان میں سے واقدی تو بالکل نظر انداز کر دینے کے قابل ہے۔
محمد بن ابی القاسم لکھتے ہیں کہ وہ خود اپنے جی سے روایتیں کھڑتا ہے۔“

لے سیرت النبوی ج ۱ ص ۲۳۔ لے ایضاً ص ۳۳۔ لے یہ علامہ شبلی کا سہو قلم ہے ورنہ واقدی کی ثقاہت و ضعف کے بارے میں محدثین بہت مختلف الراءے ہیں۔
لے سیرت النبوی ج ۱ ص ۲۸۔

برہ حال یہ مسلم ہے کہ دوسری صدی ہجری میں جن لوگوں نے علوم اسلامیہ کی تدوین کا کام کیا ان میں ایک ممتاز نام محمد بن عمر الواقدی کا بھی ہے۔ ذیل میں ابتداءً ان کے حالات و سوانح اور پھر خدمات و کارناموں کا ایک اجمالی جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

نام و نسب | محمد نام اور ابو عبید اللہ کنیت تھی۔ عام طور سے واقدی کے نام سے مشہور ہیں واقدان کے دادا کا نام تھا اسی نسبت سے وہ اپنے کو واقدی لکھتے تھے۔ واقدی خاندانی نسبت ہے گریہ خاندانہ بیوم بن اسلم کا غلام تھا اس لئے اسلمی بھی کہے جاتے ہیں۔

ولادت | واقدی ۱۳۱ھ میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور تقریباً ۴۰ برس کی عمر تک زیادہ تر مدینہ ہی میں رہے اس لئے مدنی بھی کہلاتے ہیں۔

تحصیل علم | مدینہ منورہ میں اس وقت امام مالک اور ابن ابی ذئب اور بعض دوسرے ائمہ علم و فضل کے چشمہائے فیض جاری تھے انھوں نے ان سے اکتساب فیض کیا اور پھر مدینہ منورہ سے باہر دوسرے شیوخ سے بھی علم حاصل کیا۔ واقدی کے حالات کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ چالیس برس کی عمر تک تحصیل علم کے سلسلہ میں وہ حجاز سے باہر نہیں گئے۔ حجاز سے باہر کے جن شیوخ سے ان کے کسب فیض کا ذکر ملتا ہے ان سے انھوں نے مدینہ چھوڑنے کے بعد فیض حاصل کیا ہے۔ چنانچہ واقدی کے تلمیذ رشید اور کاتب خاص ابن سعد لکھتے ہیں۔

فقد مر بعد ادنیٰ ۳۰ ۴۰ ۵۰ ۶۰ ۷۰ ۸۰ ۹۰ ۱۰۰ ۱۱۰ ۱۲۰ ۱۳۰ ۱۴۰ ۱۵۰ ۱۶۰ ۱۷۰ ۱۸۰ ۱۹۰ ۲۰۰ ۲۱۰ ۲۲۰ ۲۳۰ ۲۴۰ ۲۵۰ ۲۶۰ ۲۷۰ ۲۸۰ ۲۹۰ ۳۰۰ ۳۱۰ ۳۲۰ ۳۳۰ ۳۴۰ ۳۵۰ ۳۶۰ ۳۷۰ ۳۸۰ ۳۹۰ ۴۰۰ ۴۱۰ ۴۲۰ ۴۳۰ ۴۴۰ ۴۵۰ ۴۶۰ ۴۷۰ ۴۸۰ ۴۹۰ ۵۰۰ ۵۱۰ ۵۲۰ ۵۳۰ ۵۴۰ ۵۵۰ ۵۶۰ ۵۷۰ ۵۸۰ ۵۹۰ ۶۰۰ ۶۱۰ ۶۲۰ ۶۳۰ ۶۴۰ ۶۵۰ ۶۶۰ ۶۷۰ ۶۸۰ ۶۹۰ ۷۰۰ ۷۱۰ ۷۲۰ ۷۳۰ ۷۴۰ ۷۵۰ ۷۶۰ ۷۷۰ ۷۸۰ ۷۹۰ ۸۰۰ ۸۱۰ ۸۲۰ ۸۳۰ ۸۴۰ ۸۵۰ ۸۶۰ ۸۷۰ ۸۸۰ ۸۹۰ ۹۰۰ ۹۱۰ ۹۲۰ ۹۳۰ ۹۴۰ ۹۵۰ ۹۶۰ ۹۷۰ ۹۸۰ ۹۹۰ ۱۰۰۰ ۱۰۱۰ ۱۰۲۰ ۱۰۳۰ ۱۰۴۰ ۱۰۵۰ ۱۰۶۰ ۱۰۷۰ ۱۰۸۰ ۱۰۹۰ ۱۱۰۰ ۱۱۱۰ ۱۱۲۰ ۱۱۳۰ ۱۱۴۰ ۱۱۵۰ ۱۱۶۰ ۱۱۷۰ ۱۱۸۰ ۱۱۹۰ ۱۲۰۰ ۱۲۱۰ ۱۲۲۰ ۱۲۳۰ ۱۲۴۰ ۱۲۵۰ ۱۲۶۰ ۱۲۷۰ ۱۲۸۰ ۱۲۹۰ ۱۳۰۰ ۱۳۱۰ ۱۳۲۰ ۱۳۳۰ ۱۳۴۰ ۱۳۵۰ ۱۳۶۰ ۱۳۷۰ ۱۳۸۰ ۱۳۹۰ ۱۴۰۰ ۱۴۱۰ ۱۴۲۰ ۱۴۳۰ ۱۴۴۰ ۱۴۵۰ ۱۴۶۰ ۱۴۷۰ ۱۴۸۰ ۱۴۹۰ ۱۵۰۰ ۱۵۱۰ ۱۵۲۰ ۱۵۳۰ ۱۵۴۰ ۱۵۵۰ ۱۵۶۰ ۱۵۷۰ ۱۵۸۰ ۱۵۹۰ ۱۶۰۰ ۱۶۱۰ ۱۶۲۰ ۱۶۳۰ ۱۶۴۰ ۱۶۵۰ ۱۶۶۰ ۱۶۷۰ ۱۶۸۰ ۱۶۹۰ ۱۷۰۰ ۱۷۱۰ ۱۷۲۰ ۱۷۳۰ ۱۷۴۰ ۱۷۵۰ ۱۷۶۰ ۱۷۷۰ ۱۷۸۰ ۱۷۹۰ ۱۸۰۰ ۱۸۱۰ ۱۸۲۰ ۱۸۳۰ ۱۸۴۰ ۱۸۵۰ ۱۸۶۰ ۱۸۷۰ ۱۸۸۰ ۱۸۹۰ ۱۹۰۰ ۱۹۱۰ ۱۹۲۰ ۱۹۳۰ ۱۹۴۰ ۱۹۵۰ ۱۹۶۰ ۱۹۷۰ ۱۹۸۰ ۱۹۹۰ ۲۰۰۰ ۲۰۱۰ ۲۰۲۰ ۲۰۳۰ ۲۰۴۰ ۲۰۵۰ ۲۰۶۰ ۲۰۷۰ ۲۰۸۰ ۲۰۹۰ ۲۱۰۰ ۲۱۱۰ ۲۱۲۰ ۲۱۳۰ ۲۱۴۰ ۲۱۵۰ ۲۱۶۰ ۲۱۷۰ ۲۱۸۰ ۲۱۹۰ ۲۲۰۰ ۲۲۱۰ ۲۲۲۰ ۲۲۳۰ ۲۲۴۰ ۲۲۵۰ ۲۲۶۰ ۲۲۷۰ ۲۲۸۰ ۲۲۹۰ ۲۳۰۰ ۲۳۱۰ ۲۳۲۰ ۲۳۳۰ ۲۳۴۰ ۲۳۵۰ ۲۳۶۰ ۲۳۷۰ ۲۳۸۰ ۲۳۹۰ ۲۴۰۰ ۲۴۱۰ ۲۴۲۰ ۲۴۳۰ ۲۴۴۰ ۲۴۵۰ ۲۴۶۰ ۲۴۷۰ ۲۴۸۰ ۲۴۹۰ ۲۵۰۰ ۲۵۱۰ ۲۵۲۰ ۲۵۳۰ ۲۵۴۰ ۲۵۵۰ ۲۵۶۰ ۲۵۷۰ ۲۵۸۰ ۲۵۹۰ ۲۶۰۰ ۲۶۱۰ ۲۶۲۰ ۲۶۳۰ ۲۶۴۰ ۲۶۵۰ ۲۶۶۰ ۲۶۷۰ ۲۶۸۰ ۲۶۹۰ ۲۷۰۰ ۲۷۱۰ ۲۷۲۰ ۲۷۳۰ ۲۷۴۰ ۲۷۵۰ ۲۷۶۰ ۲۷۷۰ ۲۷۸۰ ۲۷۹۰ ۲۸۰۰ ۲۸۱۰ ۲۸۲۰ ۲۸۳۰ ۲۸۴۰ ۲۸۵۰ ۲۸۶۰ ۲۸۷۰ ۲۸۸۰ ۲۸۹۰ ۲۹۰۰ ۲۹۱۰ ۲۹۲۰ ۲۹۳۰ ۲۹۴۰ ۲۹۵۰ ۲۹۶۰ ۲۹۷۰ ۲۹۸۰ ۲۹۹۰ ۳۰۰۰ ۳۰۱۰ ۳۰۲۰ ۳۰۳۰ ۳۰۴۰ ۳۰۵۰ ۳۰۶۰ ۳۰۷۰ ۳۰۸۰ ۳۰۹۰ ۳۱۰۰ ۳۱۱۰ ۳۱۲۰ ۳۱۳۰ ۳۱۴۰ ۳۱۵۰ ۳۱۶۰ ۳۱۷۰ ۳۱۸۰ ۳۱۹۰ ۳۲۰۰ ۳۲۱۰ ۳۲۲۰ ۳۲۳۰ ۳۲۴۰ ۳۲۵۰ ۳۲۶۰ ۳۲۷۰ ۳۲۸۰ ۳۲۹۰ ۳۳۰۰ ۳۳۱۰ ۳۳۲۰ ۳۳۳۰ ۳۳۴۰ ۳۳۵۰ ۳۳۶۰ ۳۳۷۰ ۳۳۸۰ ۳۳۹۰ ۳۴۰۰ ۳۴۱۰ ۳۴۲۰ ۳۴۳۰ ۳۴۴۰ ۳۴۵۰ ۳۴۶۰ ۳۴۷۰ ۳۴۸۰ ۳۴۹۰ ۳۵۰۰ ۳۵۱۰ ۳۵۲۰ ۳۵۳۰ ۳۵۴۰ ۳۵۵۰ ۳۵۶۰ ۳۵۷۰ ۳۵۸۰ ۳۵۹۰ ۳۶۰۰ ۳۶۱۰ ۳۶۲۰ ۳۶۳۰ ۳۶۴۰ ۳۶۵۰ ۳۶۶۰ ۳۶۷۰ ۳۶۸۰ ۳۶۹۰ ۳۷۰۰ ۳۷۱۰ ۳۷۲۰ ۳۷۳۰ ۳۷۴۰ ۳۷۵۰ ۳۷۶۰ ۳۷۷۰ ۳۷۸۰ ۳۷۹۰ ۳۸۰۰ ۳۸۱۰ ۳۸۲۰ ۳۸۳۰ ۳۸۴۰ ۳۸۵۰ ۳۸۶۰ ۳۸۷۰ ۳۸۸۰ ۳۸۹۰ ۳۹۰۰ ۳۹۱۰ ۳۹۲۰ ۳۹۳۰ ۳۹۴۰ ۳۹۵۰ ۳۹۶۰ ۳۹۷۰ ۳۹۸۰ ۳۹۹۰ ۴۰۰۰ ۴۰۱۰ ۴۰۲۰ ۴۰۳۰ ۴۰۴۰ ۴۰۵۰ ۴۰۶۰ ۴۰۷۰ ۴۰۸۰ ۴۰۹۰ ۴۱۰۰ ۴۱۱۰ ۴۱۲۰ ۴۱۳۰ ۴۱۴۰ ۴۱۵۰ ۴۱۶۰ ۴۱۷۰ ۴۱۸۰ ۴۱۹۰ ۴۲۰۰ ۴۲۱۰ ۴۲۲۰ ۴۲۳۰ ۴۲۴۰ ۴۲۵۰ ۴۲۶۰ ۴۲۷۰ ۴۲۸۰ ۴۲۹۰ ۴۳۰۰ ۴۳۱۰ ۴۳۲۰ ۴۳۳۰ ۴۳۴۰ ۴۳۵۰ ۴۳۶۰ ۴۳۷۰ ۴۳۸۰ ۴۳۹۰ ۴۴۰۰ ۴۴۱۰ ۴۴۲۰ ۴۴۳۰ ۴۴۴۰ ۴۴۵۰ ۴۴۶۰ ۴۴۷۰ ۴۴۸۰ ۴۴۹۰ ۴۵۰۰ ۴۵۱۰ ۴۵۲۰ ۴۵۳۰ ۴۵۴۰ ۴۵۵۰ ۴۵۶۰ ۴۵۷۰ ۴۵۸۰ ۴۵۹۰ ۴۶۰۰ ۴۶۱۰ ۴۶۲۰ ۴۶۳۰ ۴۶۴۰ ۴۶۵۰ ۴۶۶۰ ۴۶۷۰ ۴۶۸۰ ۴۶۹۰ ۴۷۰۰ ۴۷۱۰ ۴۷۲۰ ۴۷۳۰ ۴۷۴۰ ۴۷۵۰ ۴۷۶۰ ۴۷۷۰ ۴۷۸۰ ۴۷۹۰ ۴۸۰۰ ۴۸۱۰ ۴۸۲۰ ۴۸۳۰ ۴۸۴۰ ۴۸۵۰ ۴۸۶۰ ۴۸۷۰ ۴۸۸۰ ۴۸۹۰ ۴۹۰۰ ۴۹۱۰ ۴۹۲۰ ۴۹۳۰ ۴۹۴۰ ۴۹۵۰ ۴۹۶۰ ۴۹۷۰ ۴۹۸۰ ۴۹۹۰ ۵۰۰۰ ۵۰۱۰ ۵۰۲۰ ۵۰۳۰ ۵۰۴۰ ۵۰۵۰ ۵۰۶۰ ۵۰۷۰ ۵۰۸۰ ۵۰۹۰ ۵۱۰۰ ۵۱۱۰ ۵۱۲۰ ۵۱۳۰ ۵۱۴۰ ۵۱۵۰ ۵۱۶۰ ۵۱۷۰ ۵۱۸۰ ۵۱۹۰ ۵۲۰۰ ۵۲۱۰ ۵۲۲۰ ۵۲۳۰ ۵۲۴۰ ۵۲۵۰ ۵۲۶۰ ۵۲۷۰ ۵۲۸۰ ۵۲۹۰ ۵۳۰۰ ۵۳۱۰ ۵۳۲۰ ۵۳۳۰ ۵۳۴۰ ۵۳۵۰ ۵۳۶۰ ۵۳۷۰ ۵۳۸۰ ۵۳۹۰ ۵۴۰۰ ۵۴۱۰ ۵۴۲۰ ۵۴۳۰ ۵۴۴۰ ۵۴۵۰ ۵۴۶۰ ۵۴۷۰ ۵۴۸۰ ۵۴۹۰ ۵۵۰۰ ۵۵۱۰ ۵۵۲۰ ۵۵۳۰ ۵۵۴۰ ۵۵۵۰ ۵۵۶۰ ۵۵۷۰ ۵۵۸۰ ۵۵۹۰ ۵۶۰۰ ۵۶۱۰ ۵۶۲۰ ۵۶۳۰ ۵۶۴۰ ۵۶۵۰ ۵۶۶۰ ۵۶۷۰ ۵۶۸۰ ۵۶۹۰ ۵۷۰۰ ۵۷۱۰ ۵۷۲۰ ۵۷۳۰ ۵۷۴۰ ۵۷۵۰ ۵۷۶۰ ۵۷۷۰ ۵۷۸۰ ۵۷۹۰ ۵۸۰۰ ۵۸۱۰ ۵۸۲۰ ۵۸۳۰ ۵۸۴۰ ۵۸۵۰ ۵۸۶۰ ۵۸۷۰ ۵۸۸۰ ۵۸۹۰ ۵۹۰۰ ۵۹۱۰ ۵۹۲۰ ۵۹۳۰ ۵۹۴۰ ۵۹۵۰ ۵۹۶۰ ۵۹۷۰ ۵۹۸۰ ۵۹۹۰ ۶۰۰۰ ۶۰۱۰ ۶۰۲۰ ۶۰۳۰ ۶۰۴۰ ۶۰۵۰ ۶۰۶۰ ۶۰۷۰ ۶۰۸۰ ۶۰۹۰ ۶۱۰۰ ۶۱۱۰ ۶۱۲۰ ۶۱۳۰ ۶۱۴۰ ۶۱۵۰ ۶۱۶۰ ۶۱۷۰ ۶۱۸۰ ۶۱۹۰ ۶۲۰۰ ۶۲۱۰ ۶۲۲۰ ۶۲۳۰ ۶۲۴۰ ۶۲۵۰ ۶۲۶۰ ۶۲۷۰ ۶۲۸۰ ۶۲۹۰ ۶۳۰۰ ۶۳۱۰ ۶۳۲۰ ۶۳۳۰ ۶۳۴۰ ۶۳۵۰ ۶۳۶۰ ۶۳۷۰ ۶۳۸۰ ۶۳۹۰ ۶۴۰۰ ۶۴۱۰ ۶۴۲۰ ۶۴۳۰ ۶۴۴۰ ۶۴۵۰ ۶۴۶۰ ۶۴۷۰ ۶۴۸۰ ۶۴۹۰ ۶۵۰۰ ۶۵۱۰ ۶۵۲۰ ۶۵۳۰ ۶۵۴۰ ۶۵۵۰ ۶۵۶۰ ۶۵۷۰ ۶۵۸۰ ۶۵۹۰ ۶۶۰۰ ۶۶۱۰ ۶۶۲۰ ۶۶۳۰ ۶۶۴۰ ۶۶۵۰ ۶۶۶۰ ۶۶۷۰ ۶۶۸۰ ۶۶۹۰ ۶۷۰۰ ۶۷۱۰ ۶۷۲۰ ۶۷۳۰ ۶۷۴۰ ۶۷۵۰ ۶۷۶۰ ۶۷۷۰ ۶۷۸۰ ۶۷۹۰ ۶۸۰۰ ۶۸۱۰ ۶۸۲۰ ۶۸۳۰ ۶۸۴۰ ۶۸۵۰ ۶۸۶۰ ۶۸۷۰ ۶۸۸۰ ۶۸۹۰ ۶۹۰۰ ۶۹۱۰ ۶۹۲۰ ۶۹۳۰ ۶۹۴۰ ۶۹۵۰ ۶۹۶۰ ۶۹۷۰ ۶۹۸۰ ۶۹۹۰ ۷۰۰۰ ۷۰۱۰ ۷۰۲۰ ۷۰۳۰ ۷۰۴۰ ۷۰۵۰ ۷۰۶۰ ۷۰۷۰ ۷۰۸۰ ۷۰۹۰ ۷۱۰۰ ۷۱۱۰ ۷۱۲۰ ۷۱۳۰ ۷۱۴۰ ۷۱۵۰ ۷۱۶۰ ۷۱۷۰ ۷۱۸۰ ۷۱۹۰ ۷۲۰۰ ۷۲۱۰ ۷۲۲۰ ۷۲۳۰ ۷۲۴۰ ۷۲۵۰ ۷۲۶۰ ۷۲۷۰ ۷۲۸۰ ۷۲۹۰ ۷۳۰۰ ۷۳۱۰ ۷۳۲۰ ۷۳۳۰ ۷۳۴۰ ۷۳۵۰ ۷۳۶۰ ۷۳۷۰ ۷۳۸۰ ۷۳۹۰ ۷۴۰۰ ۷۴۱۰ ۷۴۲۰ ۷۴۳۰ ۷۴۴۰ ۷۴۵۰ ۷۴۶۰ ۷۴۷۰ ۷۴۸۰ ۷۴۹۰ ۷۵۰۰ ۷۵۱۰ ۷۵۲۰ ۷۵۳۰ ۷۵۴۰ ۷۵۵۰ ۷۵۶۰ ۷۵۷۰ ۷۵۸۰ ۷۵۹۰ ۷۶۰۰ ۷۶۱۰ ۷۶۲۰ ۷۶۳۰ ۷۶۴۰ ۷۶۵۰ ۷۶۶۰ ۷۶۷۰ ۷۶۸۰ ۷۶۹۰ ۷۷۰۰ ۷۷۱۰ ۷۷۲۰ ۷۷۳۰ ۷۷۴۰ ۷۷۵۰ ۷۷۶۰ ۷۷۷۰ ۷۷۸۰ ۷۷۹۰ ۷۸۰۰ ۷۸۱۰ ۷۸۲۰ ۷۸۳۰ ۷۸۴۰ ۷۸۵۰ ۷۸۶۰ ۷۸۷۰ ۷۸۸۰ ۷۸۹۰ ۷۹۰۰ ۷۹۱۰ ۷۹۲۰ ۷۹۳۰ ۷۹۴۰ ۷۹۵۰ ۷۹۶۰ ۷۹۷۰ ۷۹۸۰ ۷۹۹۰ ۸۰۰۰ ۸۰۱۰ ۸۰۲۰ ۸۰۳۰ ۸۰۴۰ ۸۰۵۰ ۸۰۶۰ ۸۰۷۰ ۸۰۸۰ ۸۰۹۰ ۸۱۰۰ ۸۱۱۰ ۸۱۲۰ ۸۱۳۰ ۸۱۴۰ ۸۱۵۰ ۸۱۶۰ ۸۱۷۰ ۸۱۸۰ ۸۱۹۰ ۸۲۰۰ ۸۲۱۰ ۸۲۲۰ ۸۲۳۰ ۸۲۴۰ ۸۲۵۰ ۸۲۶۰ ۸۲۷۰ ۸۲۸۰ ۸۲۹۰ ۸۳۰۰ ۸۳۱۰ ۸۳۲۰ ۸۳۳۰ ۸۳۴۰ ۸۳۵۰ ۸۳۶۰ ۸۳۷۰ ۸۳۸۰ ۸۳۹۰ ۸۴۰۰ ۸۴۱۰ ۸۴۲۰ ۸۴۳۰ ۸۴۴۰ ۸۴۵۰ ۸۴۶۰ ۸۴۷۰ ۸۴۸۰ ۸۴۹۰ ۸۵۰۰ ۸۵۱۰ ۸۵۲۰ ۸۵۳۰ ۸۵۴۰ ۸۵۵۰ ۸۵۶۰ ۸۵۷۰ ۸۵۸۰ ۸۵۹۰ ۸۶۰۰ ۸۶۱۰ ۸۶۲۰ ۸۶۳۰ ۸۶۴۰ ۸۶۵۰ ۸۶۶۰ ۸۶۷۰ ۸۶۸۰ ۸۶۹۰ ۸۷۰۰ ۸۷۱۰ ۸۷۲۰ ۸۷۳۰ ۸۷۴۰ ۸۷۵۰ ۸۷۶۰ ۸۷۷۰ ۸۷۸۰ ۸۷۹۰ ۸۸۰۰ ۸۸۱۰ ۸۸۲۰ ۸۸۳۰ ۸۸۴۰ ۸۸۵۰ ۸۸۶۰ ۸۸۷۰ ۸۸۸۰ ۸۸۹۰ ۸۹۰۰ ۸۹۱۰ ۸۹۲۰ ۸۹۳۰ ۸۹۴۰ ۸۹۵۰ ۸۹۶۰ ۸۹۷۰ ۸۹۸۰ ۸۹۹۰ ۹۰۰۰ ۹۰۱۰ ۹۰۲۰ ۹۰۳۰ ۹۰۴۰ ۹۰۵۰ ۹۰۶۰ ۹۰۷۰ ۹۰۸۰ ۹۰۹۰ ۹۱۰۰ ۹۱۱۰ ۹۱۲۰ ۹۱۳۰ ۹۱۴۰ ۹۱۵۰ ۹۱۶۰ ۹۱۷۰ ۹۱۸۰ ۹۱۹۰ ۹۲۰۰ ۹۲۱۰ ۹۲۲۰ ۹۲۳۰ ۹۲۴۰ ۹۲۵۰ ۹۲۶۰ ۹۲۷۰ ۹۲۸۰ ۹۲۹۰ ۹۳۰۰ ۹۳۱۰ ۹۳۲۰ ۹۳۳۰ ۹۳۴۰ ۹۳۵۰ ۹۳۶۰ ۹۳۷۰ ۹۳۸۰ ۹۳۹۰ ۹۴۰۰ ۹۴۱۰ ۹۴۲۰ ۹۴۳۰ ۹۴۴۰ ۹۴۵۰ ۹۴۶۰ ۹۴۷۰ ۹۴۸۰ ۹۴۹۰ ۹۵۰۰ ۹۵۱۰ ۹۵۲۰ ۹۵۳۰ ۹۵۴۰ ۹۵۵۰ ۹۵۶۰ ۹۵۷۰ ۹۵۸۰ ۹۵۹۰ ۹۶۰۰ ۹۶۱۰ ۹۶۲۰ ۹۶۳۰ ۹۶۴۰ ۹۶۵۰ ۹۶۶۰ ۹۶۷۰ ۹۶۸۰ ۹۶۹۰ ۹۷۰۰ ۹۷۱۰ ۹۷۲۰ ۹۷۳۰ ۹۷۴۰ ۹۷۵۰ ۹۷۶۰ ۹۷۷۰ ۹۷۸۰ ۹۷۹۰ ۹۸۰۰ ۹۸۱۰ ۹۸۲۰ ۹۸۳۰ ۹۸۴۰ ۹۸۵۰ ۹۸۶۰ ۹۸۷۰ ۹۸۸۰ ۹۸۹۰ ۹۹۰۰ ۹۹۱۰ ۹۹۲۰ ۹۹۳۰ ۹۹۴۰ ۹۹۵۰ ۹۹۶۰ ۹۹۷۰ ۹۹۸۰ ۹۹۹۰ ۱۰۰۰۰ ۱۰۰۱۰ ۱۰۰۲۰ ۱۰۰۳۰ ۱۰۰۴۰ ۱۰۰۵۰ ۱۰۰۶۰ ۱۰۰۷۰ ۱۰۰۸۰ ۱۰۰۹۰ ۱۰۱۰۰ ۱۰۱۱۰ ۱۰۱۲۰ ۱۰۱۳۰ ۱۰۱۴۰ ۱۰۱۵۰ ۱۰۱۶۰ ۱۰۱۷۰ ۱۰۱۸۰ ۱۰۱۹۰ ۱۰۲۰۰ ۱۰۲۱۰ ۱۰۲۲۰ ۱۰۲۳۰ ۱۰۲۴۰ ۱۰۲۵۰ ۱۰۲۶۰ ۱۰۲۷۰ ۱۰۲۸۰ ۱۰۲۹۰ ۱۰۳۰۰ ۱۰۳۱۰ ۱۰۳۲۰ ۱۰۳۳۰ ۱۰۳۴۰ ۱۰۳۵۰ ۱۰۳۶۰ ۱۰۳۷۰ ۱۰۳۸۰ ۱۰۳۹۰ ۱۰۴۰۰ ۱۰۴۱۰ ۱۰۴۲۰ ۱۰۴۳۰ ۱۰۴۴۰ ۱۰۴۵۰ ۱۰۴۶۰ ۱۰۴۷۰ ۱۰۴۸۰ ۱۰۴۹۰ ۱۰۵۰۰ ۱۰۵۱۰ ۱۰۵۲۰ ۱۰۵۳۰ ۱۰۵۴۰ ۱۰۵۵۰ ۱۰۵۶۰ ۱۰۵۷۰ ۱۰۵۸۰ ۱۰۵۹۰ ۱۰۶۰۰ ۱۰۶۱۰ ۱۰۶۲۰ ۱۰۶۳۰ ۱۰۶۴۰ ۱۰۶۵۰ ۱۰۶۶۰ ۱۰۶۷۰ ۱۰۶۸۰ ۱۰۶۹۰ ۱۰۷۰۰ ۱۰۷۱۰ ۱۰۷۲۰ ۱۰۷۳۰ ۱۰۷۴۰ ۱۰۷۵۰ ۱۰۷۶۰ ۱۰۷۷۰ ۱۰۷۸۰ ۱۰۷۹۰ ۱۰۸۰۰ ۱۰۸۱۰ ۱۰۸۲۰ ۱۰۸۳۰ ۱۰۸۴۰ ۱۰۸۵۰ ۱۰۸۶۰ ۱۰۸۷۰ ۱۰۸۸۰ ۱۰۸۹۰ ۱۰۹۰۰ ۱۰۹۱۰ ۱۰۹۲۰ ۱۰۹۳۰ ۱۰۹۴۰ ۱۰۹۵۰ ۱۰۹۶۰ ۱۰۹۷۰ ۱۰۹۸۰ ۱۰۹۹۰ ۱۱۰۰۰ ۱۱۰۱۰ ۱۱۰۲۰ ۱۱۰۳۰ ۱۱۰۴۰ ۱۱۰۵۰ ۱۱۰۶۰ ۱۱۰۷۰ ۱۱۰۸۰ ۱۱۰۹۰ ۱۱۱۰۰ ۱۱۱۱۰ ۱۱۱۲۰ ۱۱۱۳۰ ۱۱۱۴۰ ۱۱۱۵۰ ۱۱۱۶۰ ۱۱۱۷۰ ۱۱۱۸۰ ۱۱۱۹۰ ۱۱۲۰۰ ۱۱۲۱۰ ۱۱۲۲۰ ۱۱۲۳۰ ۱۱۲۴۰ ۱۱۲۵۰ ۱۱۲۶۰ ۱۱۲۷۰ ۱۱۲۸۰ ۱۱۲۹۰ ۱۱۳۰۰ ۱۱۳۱۰ ۱۱۳۲۰ ۱۱۳۳۰ ۱۱۳۴۰ ۱۱۳۵۰ ۱۱۳۶۰ ۱۱۳۷۰ ۱۱۳۸۰ ۱۱۳۹۰ ۱۱۴۰۰ ۱۱۴۱۰ ۱۱۴۲۰ ۱۱۴۳۰ ۱۱۴۴۰ ۱۱۴۵۰ ۱۱۴۶۰ ۱۱۴۷۰ ۱۱۴۸۰ ۱۱۴۹۰ ۱۱۵۰۰ ۱۱۵۱۰ ۱۱۵۲۰ ۱۱۵۳۰ ۱۱۵۴۰ ۱۱۵۵۰ ۱۱۵۶۰ ۱۱۵۷۰ ۱۱۵۸۰ ۱۱۵۹۰ ۱۱۶۰۰ ۱۱۶۱۰ ۱۱۶۲۰ ۱۱۶۳۰ ۱۱۶۴۰ ۱۱۶۵۰ ۱۱۶۶۰ ۱۱۶۷۰ ۱۱۶۸۰ ۱۱۶۹۰ ۱۱۷۰۰ ۱۱۷۱۰ ۱۱۷۲۰ ۱۱۷۳۰ ۱۱۷۴۰ ۱۱۷۵۰ ۱۱۷۶۰ ۱۱۷۷۰ ۱۱۷۸۰ ۱۱۷۹۰ ۱۱۸۰۰ ۱۱۸۱۰ ۱۱۸۲۰ ۱۱۸۳۰ ۱۱۸۴۰ ۱۱۸۵۰ ۱۱۸۶۰ ۱۱۸۷۰ ۱۱۸۸۰ ۱۱۸۹۰ ۱۱۹۰۰ ۱۱۹۱۰ ۱۱۹۲۰ ۱۱۹۳۰ ۱۱۹۴۰ ۱۱۹۵۰ ۱۱۹۶۰ ۱۱۹۷۰ ۱۱۹۸۰ ۱۱۹۹۰ ۱۲۰۰۰ ۱۲۰۱۰ ۱۲۰۲۰ ۱۲۰۳۰ ۱۲۰۴۰ ۱۲۰۵۰ ۱۲۰۶۰ ۱۲۰۷۰ ۱۲۰۸۰ ۱۲۰۹۰ ۱۲۱۰۰ ۱۲۱۱۰ ۱۲۱۲۰ ۱۲۱۳۰ ۱۲۱۴۰ ۱۲۱۵۰ ۱۲۱۶۰ ۱۲۱۷۰ ۱۲۱۸۰ ۱۲۱۹۰ ۱۲۲۰۰ ۱۲۲۱۰ ۱۲۲۲۰ ۱۲۲۳۰ ۱۲۲۴۰ ۱۲۲۵۰ ۱۲۲۶۰ ۱۲۲۷۰ ۱۲۲۸۰ ۱۲۲۹۰ ۱۲۳۰۰ ۱۲۳۱۰ ۱۲۳۲۰ ۱۲۳۳۰ ۱۲۳۴۰ ۱۲۳۵۰ ۱۲۳۶۰ ۱۲۳۷۰ ۱۲۳۸۰ ۱۲۳۹۰ ۱۲۴۰۰ ۱۲۴۱۰ ۱۲۴۲۰ ۱۲۴۳۰ ۱۲۴۴۰ ۱۲۴۵۰ ۱۲۴۶۰ ۱۲۴۷۰ ۱۲۴۸۰ ۱۲۴۹۰ ۱۲۵۰۰ ۱۲۵۱۰ ۱۲۵۲۰ ۱۲۵۳۰ ۱۲۵۴۰ ۱۲۵۵۰ ۱۲۵۶۰ ۱۲۵۷۰ ۱۲۵۸۰ ۱۲۵۹۰ ۱۲۶۰۰ ۱۲۶۱۰ ۱۲۶۲۰ ۱۲۶۳۰ ۱۲۶۴۰ ۱۲۶۵۰

گرای یہ ہیں۔

محمد بن راشد، مالک بن انس، محمد بن عبداللہ بن ابی الزہری، سفیان ثوری، ابو مشر، محمد بن عجلان، ربیع بن عثمان، ضحاک بن عثمان، ابن جریج، ثور بن یزید، معاویہ بن صالح، ولید بن کثیر، عبدالحمید بن جعفر، اسامہ بن زید، محرز بن بکر، افلح بن سعید، یحییٰ بن عبداللہ بن ابی قحافہ، افلح بن حمید، ابن ابی ذئب، اوزاعی، سعید بن بشر، ہشام بن الغازلہ

تلامذہ جن دارفنگان علم نے علامہ واقدی سے اکتساب فیض کیا ان میں سے چند نام یہ ہیں۔
محمد بن سعد (کتاب الواقدی)، ابو حسان الزیادی، محمد بن اسحاق، احمد بن عبید بن ناصح، حبیب بن ابی اسامہ، امام شافعی (ان کی وفات واقدی سے قبل ہی ہو گئی تھی)، سلیمان بن داؤد الشاذلی، ابو عبید القاسم بن سلام، ابو یکرابن ابی شیبہ، ابو عصبہ احمد بن عبید اللغوی، محمد بن یحییٰ الازدی، احمد بن غلیل الرحلانی احمد بن منصور الرمادی علیہ

مدینہ چھوڑنے کا سبب | واقدی نے ابتدا میں اپنے علم کو ذریعہ معاش نہیں بنایا۔ چنانچہ مدینہ منورہ میں جب تک قیام رہا تجارت کا شغل جاری رکھا۔ خود ان کا بیان ہے کہ میں نے لوگوں سے ایک لاکھ درہم بطور مضاربت لے سکے تھے اور اس سے گیسوں کی تجارت کرنا تھا۔ اتفاق سے یہ سرمایہ تلف ہو گیا۔ یا تجارت میں خسارہ ہو گیا۔ سرمایہ داروں نے پریشان کرنا شروع کر دیا۔ کوئی سبیل نظر نہیں آئی تو خالد بن یحییٰ برکی جس کی سخاوت کا ہر طرف چرچا تھا۔ کے پاس نفاذ آئے اور خالد کے دربار میں حاضر ہو کر مدد چاہی اس کی آمدنی پوری تفصیل خطب نفاذی نے اپنی شہرہ آفاق تاریخ میں دی ہے اس کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

”جس وقت میں یحییٰ بن خالد برکی کے مکان پر پہنچا وہ اندر تھا۔ دربانوں نے مجھ سے کہا کہ اس

لے تاریخ نفاذ ج ۳ ص ۱ و ابن سعد ج ۷ ص ۷۷ و سمرقانی ورق ۷۷ ص ۵۔ علیہ تہذیب التہذیب ج ۹ ص ۳۶۳۔ ۳۷۰ مضاربت: یعنی ایک کا سرمایہ دوسرے کی محنت، مضاربت میں نقصان کی ذمہ داری مضارب پر نہیں ہوتی مگر لوگوں نے خلاف قاعدہ ایسا کیا ہوگا۔

وقت آپ ٹھہریں کھانے کے وقت کوئی روک ٹوک نہیں ہوتی اس وقت اطمینان کے ساتھ ملاقات ہوگی چنانچہ حسب معمول دسترخوان چٹا کیا اور ملازموں نے مجھ کو دسترخوان پر پہنچا دیا۔ کھانے کے درمیان ہی کبھی نے پوچھا کہ آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں۔ میں نے اپنی پوری سرگذشت سنائی۔ کھانا تم ہو اور جب گئی ہاتھ دھو کہ فارغ ہو چکا تو میں نے عربوں کی عادت کے مطابق اس کی پیشانی اور سر کا بوسہ لینا چاہا تو اس نے سر مٹایا۔ جب میں باہر آکر اپنی سواری پر سوار ہونے لگا تو ایک خادم ایک ہزار دینار کی تھیلی لے کر میرے قریب آیا اور وہ تھیلی مجھ کو دیتے ہوئے بولا: "وزیر محترم نے آپ کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ آپ اس سے اپنی ضروریات پوری کریں اور کل آنے کا وعدہ کریں۔" میں نے وہ تھیلی لے لی اور حسب وعدہ دوسرے دن جا کر کھانے میں شریک ہوا۔ اور پھر جب میں چلنے لگا تو خادم نے پہلی مرتبہ کی طرح ایک ہزار دینار کی تھیلی لاکر دی اور تیسرے دن آنے کا وعدہ لیا گیا۔ چوتھے دن جب میں حاضر ہوا اور کھانے کے بعد کبھی کے سر کا بوسہ لینا چاہا تو اس نے سر مٹایا نہیں اور میں نے بوسہ لے لیا۔ اس کے بعد کبھی برکئی نے خود گزشتہ دنوں میں بوسہ سے باز رکھنے کی وجہ بیان کی۔ اس نے کہا کہ میں نے بوسہ دینے سے آپ کو اس لئے روکا کہ میری طرف سے کوئی ایسا قابل ذکر سلوک نہیں ہوا تھا جس کی وجہ سے میں اس اعزاز کا مستحق ہوتا۔ اب جب کہ میں کچھ کام آسکا ہوں تو آپ کو اس ارادہ سے باز رکھنا مناسب نہیں معلوم ہوا۔ اس کے بعد اس نے غلام کو حکم دیا کہ فلاں مکہ حوالہ کر دو اور اس میں فلاں فلاں قسم کے فرش و فروش بچھا دو اور ان کو دو لاکھ کی رقم حوالہ کر دو۔ ایک لاکھ میں یہ اپنی ضروریات پوری کریں اور ایک لاکھ سے قرض ادا کریں۔"

مزید برآں کبھی بن خالد نے واقدی سے ان کے علم و فضل کی وجہ سے یہ خواہش کی کہ آپ

مستقل طور پر میرے غریب خانہ پر رہیں۔ انھوں نے کہا کہ مناسب یہ ہے کہ کچھ دنوں کے لئے مجھے مدینہ جانے کی اجازت دیں تاکہ میں لوگوں کے قرضے واپس کر دوں۔ پھر واپس آ کر میں یہیں قیام کروں گا۔ کبھی نے ان کی یہ خواہش مان لی اور مدینہ منورہ جانے کا سامان خود کر دیا۔ چنانچہ واقدی کا بیان ہے کہ میں نے مدینہ جا کر سارا قرض چکا یا اور پھر وہاں سے واپس آ کر کبھی کے سایہ عاطفت میں پڑا

رہا ہے۔

ابن خلدون نے یحییٰ کے بجائے ماموں سے قرض کی ادائیگی کی درخواست کا ذکر کیا ہے۔ اس کی تفصیل آگے آئے گی۔ لیکن ہے انھوں نے ماموں کو بھی خط بھیجا ہوا اور ساتھ ہی یحییٰ کی مدت میں بنفس نفیس حاضر ہو گئے ہوں۔ یا پھر یہ دونوں واقعے ہوں۔

حصول علم میں محنت و مشقت | واقدمی کی زیادہ شہرت سیر و تاریخ کے عالم کی حیثیت سے ہے۔ اور اس میں بہت سی خامیوں کے باوجود ان کی مشیخت مسلم ہے۔ علامہ شبلی نے ان پر جہاں بہت سی تنقیدی کی ہیں ان میں خاص تنقید یہ ہے کہ ”واقدمی جزئیات کا استقصا بہت زیادہ کرتے ہیں اور یہ چیز سوسا سو برس کے بعد ممکن نہیں تھی۔ اور یورپ والے انہی جزئیات سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔“

گر واقدمی کی کتاب زندگی کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انکو مغازی و سیرت کے واقعات کے ایک ایک جزئیہ کی تفصیل کا پورا حق تھا۔ اس لئے کہ انھوں نے اسکے لئے مہینوں اور برسوں در در کی خاک چھانی تھی۔ خود بیان کرتے ہیں۔

ما ادرکت س جلاگ من ابناء الصحابة و
 ابناء الشهداء ولا مولی لهم لا دلسانة
 هل سمعت احدا من اهلک بجز بولک
 من مشہدہ واین قتل لک
 میں نے صحابہ یا شہداء کی اولاد یا انکے غلاموں
 میں سے جس کو بھی پایا اس سے یہ ضرور پوچھا کہ فلاں
 واقعہ کے بارے میں کچھ سنا ہو تو بتائیے کہ یہ کہاں
 پیش آیا اور ان کی شہادت کس مقام پر ہوئی۔

پھر بزبان سوال و جواب پر اکتفا نہیں کرتے تھے۔ بلکہ جب ان کو اس کا علم ہو جاتا تو وہ جاغے وقوع پر جا کر اس کا مشاہدہ کرتے اور معلومات فراہم کرتے۔

فاذا علمنی مضیت الی الموضوع فاعانید جب وہ مجھے بتاتے تو میں اس جگہ خود جانا اور

۱۷ تاریخ بغداد ج ۳ ص ۵ و ۴ - ۵۰ - ابن خلدون ج ۲ ص ۳۲۵ - ملکہ مقدمہ سیرت النبی

ج ۱ ص ۹۹ - ملکہ تاریخ بغداد ج ۳ ص ۶

ولقد مضیت الی المرئسین فنظرت اس کا معائنہ کرتا۔ اسی غرض سے مرسلع گیا۔
 الیہما وما علمت غزاة الاعمیة اور اس کا مشاہدہ کیا اور اس طرح جہاں بھی
 الی الموضوع فاعا ینہ۔ غزوات ہوئے میں سب جگہوں پر گیا اور چشم
 خود ان کو دیکھا۔

ہارون القروی کا بیان ہے کہ ایک بار میں نے واقدی کو دیکھا کہ پانی کا مشیکرہ ٹکائے ہوئے
 کہیں جا رہے ہیں۔ میں نے پوچھا کہاں کا قصد ہے بولے حنین جا رہا ہوں تاکہ واقعہ حنین اور اس کے
 موقع و محل کا معائنہ کروں۔ کیا اس محنت و جستجو کے بعد بھی ان کو تاریخ و معازری کے جزئیات کی تفصیل
 بیان کرنے کا حق نہیں ہے۔ جہاں تک یورپ والوں کے فائدہ اٹھانے کا سوال ہے تو وہ زیادہ
 قابل اعتبار نہیں ہے اس لئے کہ ان کے اعتراض کا ہدف تو (نور ذباہد) قرآن اور حضور کی شخصیت
 بھی ہے۔

فضل و کمال | واقدی کے فضل و کمال کی دو چیزیں ہیں۔ ایک تو فن سیرت و معازری میں ان کی امانت
 دوسرے علم حدیث میں ان کا مرتبہ۔ دوسرے الفاظ میں ایک مورخ کی حیثیت سے ان کا درجہ اور
 دوسرے محدث کی حیثیت سے ان کا مقام۔ روایت حدیث کے جو اصول اور اس کے قبول و عدم قبول
 کے جو شرائط محدثین نے مقرر کئے ہیں۔ ان کے اعتبار سے تو واقدی کا شمار محدثین میں نہیں ہوتا چنانچہ
 امام احمد کا بیان ہے کہ میں واقدی کی طرف سے ہمیشہ محبت کرتا تھا لیکن جب انھوں نے معمر بن
 زہری عن ام سلمہ کے واسطے سے یہ حدیث روایت کی کہ "کیا تم دونوں اندھی ہو یہ تو میرے لئے
 موافقت کی شکل نہیں رہ گئی۔"

فجاء بشئ لا هیلة فیہ والمحدث ایسی روایت کی ہے جس میں کوئی تدبیر سمجھ
 حدیث یونس لمریروہ عنیرہ لہ میں نہیں آتی۔ یہ روایت یونس کے علاوہ کسی نے
 بھی روایت نہیں کی ہے۔

یعنی واقدی کی غلطی یہ نہیں تھی کہ وہ اپنے جی سے روایت کرتے بلکہ ان سے سند کے ذکر میں غلطی ہو گئی تھی کہ یونس کے بجائے عمر کا نام لے لیا۔ اسی طرح دوسرے محدثین نے بھی ان کی روایات پر تنقید کی ہے اور انہیں ضعیف قرار دیا ہے گو ابن ماجہ نے لباس الجمعہ کے باب میں روایت کی ہے یہ

گرد واقدی کی دوسری حیثیت سیرت و منازعی کے ایک اسکالر کی ہے۔ ان کی اس حیثیت پر تمام ائمہ و محققین متفق ہیں۔ مذکورہ بالا واقعات سے اندازہ ہو گیا ہوگا کہ انھوں نے اس فن میں اپنی کتنی محنت صرف کی تھی۔ پھر ان کے شاگرد ابن سعد پر تمام محققین نے اعتماد کیا ہے۔ انکی نصف سے زیادہ سیرت و تاریخ کی روایات واقدی ہی کے واسطے مروی ہیں۔

واقدی کی روایت میں شبہ کی وجہ یہ نہیں تھی کہ ان کا حافظ کمزور تھا یا ان کو ممتاز شیوخ کی صحبت حاصل نہیں تھی یا ان کا کردار اچھا نہیں تھا۔ بلکہ محدثین کی رائے سے اندازہ ہوتا ہے کہ کبھی ان سے روایت کا نام لینے میں غلطی ہو جاتی تھی اور کبھی وہ کسی واقعہ کے جزئیات کی اتنی تفصیل بیان کرتے تھے کہ ان کا علم دوسروں کو نہیں ہوتا تھا۔ اس لئے ان کی ان تفصیلات کو دوسرے محدثین مناکیر اور مجاہل تصور کرتے تھے۔ گر جیسا کہ اوپر ذکر آچکا ہے کہ واقعات کی تفصیل وہ محض راویوں سے سن کر نہیں بلکہ صاحب واقعہ کے خاندان، ان کے افراد اور موقع و محل سے اس کی مطابقت پیدا کر کے پھر سے بیان کرتے تھے۔

ظاہر ہے جو شخص اتنی تلاش و جستجو کے بعد کوئی واقعہ لکھے تو اس میں تسلسل اور ربط زیادہ ہوگا۔ مگر یہی چیز واقدی کا عیب بن گئی۔ خاص طور پر عہد جاہلی کے مقابلہ میں عہد اسلامی کے بارے میں ان کی معلومات زیادہ تھیں۔ ابولہیم الحرلی کا بیان ہے۔

كان الواقدي اعلم الناس بامر الاسلام
وأما الحاهلية فلم يعاين عنها شيئاً
واقدی اسلامی معاملات کے زیادہ واقف کار
تھے۔ لیکن عہد جاہلی کے بارے میں انہیں کچھ علم

وکان ابن النّاس علی الاسلام لہ نہ تھا اور وہ اسلام کے امین تھے۔

اسی کے ساتھ واقفی کا ایک جرم یہ بھی تھا کہ انھوں نے عہدہ قضا اور سامون کے دربار سے تعلق پیدا کر لیا تھا اور محدثین نے دربار سے تعلق رکھنے والوں کی دیانت پر کم ہی اعتماد کیا ہے۔ اور ان کی بے اعتمادی بلاوجہ بھی نہیں۔ مگر اس کے باوجود اس کلیہ میں کچھ استثنائی مثالیں بھی ہیں۔ اس لئے راقم کے نزدیک واقفی فی الواقع اتنے ضعیف نہیں جتنا کہ خارجی اسباب نے انہیں ضعیف بنا دیا ہے۔ محدثین میں بہت سے لوگوں نے معمولی غلطیوں کی وجہ سے بڑے بڑے ائمہ حدیث کی روایات کو اچھکتے لبوں میں جگہ دینے سے انکار کر دیا ہے۔ حالانکہ ان کی دیانت و ثقاہت میں کوئی شبہ نہیں کیا جاسکتا۔

ذکورہ بالا حدیث جس پر امام احمد نے واقفی پر سخت تنقید کی ہے اس کے بارے میں منصور الراعی کا بیان ہے کہ جس زمانہ میں واقفی بغداد کے قاضی تھے علی بن المدینی بغداد آئے ہیں ان کے ساتھ بغداد کے مختلف شیوخ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے ان سے کہا کہ واقفی سے بھی سماع حاصل کرنا چاہئے۔ ابن المدینی کو اس میں تکلف ہوا اور انھوں نے امام احمد سے لکھ کر دریافت کیا کہ کیا میں واقفی سے روایت کروں، امام احمد نے ان کو لکھا کہ ایک ایسے شخص سے روایت کرنا کس طرح صحیح ہو سکتا ہے جو عمر سے پہلے ان کے ساتھ کی روایت کرتا ہے حالانکہ اس روایت میں یونس منفرد ہیں دوسرا کوئی راوی ان کا شریک نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس کے کچھ ہی دنوں بعد میں مہر آیا تو یہی روایت ابن ابی مریم کی زبانی بواسطہ نافع سنی تو مجھے ہنسی آگئی۔ انھوں نے ہنسی کی وجہ دریافت کی تو میں نے امام احمد کا واقعہ بتایا کہ وہ تو یہ فرماتے ہیں کہ یونس منفرد ہیں حالانکہ آپ تو نافع سے بیان کرتے ہیں جو ان سے بڑھ نہیں۔ ابن ابی مریم نے فرمایا کہ ہم مہر یوں کو امام ظہری کی روایات سے کافی اعتنا ہے (اور یہ روایت ان کے واسطے سے مروی ہے اس لئے اس بارے میں کسی کی رائے ہمارے نزدیک قابل قبول نہیں) یہ واقعہ نقل کر نیکی بعد

زمانہ کی اپنی رائے ظاہر کی ہے کہ
 معذرا ملاحظہ فرمائیے ^۱الوافد
 اس واقعہ کے سلسلہ میں واقعہ کی ساتھ زیادتی
 کی گئی ہے۔

اگرچہ مذکورہ بالا کہ محدث ابن ماجہ نے واقعہ سے روایت کی ہے اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ
 روایت حدیث کے سلسلہ میں واقعہ کی مرتبہ اتنا کم نہیں تھا جتنا عام طور پر کم سمجھا جاتا ہے خود ابن سعد
 کی نصف روایتیں ان سے مروی ہیں۔

معاصرین کی رائے | تنقید و جرح کے ساتھ ان کی تعدیل اور قبول روایت بالخصوص سیر و
 تاریخ کے سلسلہ میں معاصر اور بعد کے علماء نے جو رائے دی ہیں ان سے بھی واقعہ کی حیثیت کا
 اندازہ ہو جائے گا۔

واقعہ کی اکثر ائمہ حدیث نے ضعیف اور بیض نے متروک الحدیث قرار دیا ہے۔ مگر بہت
 سے ائمہ سیر و معاصری اور محدثین نے ان کے بارے میں بڑی... اچھی رائے دی ہیں۔ ان کے
 شاگرد رشید اور علامہ وقت ابن سعد نے اپنے شیخ کے سوانح حیات کا اختتام ان الفاظ
 کے ساتھ کیا ہے۔

وكان عالماً بالغازي و اخلاق الناس
 و احاديثهم ^۲ ^۳ ^۴ ^۵ ^۶ ^۷ ^۸ ^۹ ^{۱۰} ^{۱۱} ^{۱۲} ^{۱۳} ^{۱۴} ^{۱۵} ^{۱۶} ^{۱۷} ^{۱۸} ^{۱۹} ^{۲۰} ^{۲۱} ^{۲۲} ^{۲۳} ^{۲۴} ^{۲۵} ^{۲۶} ^{۲۷} ^{۲۸} ^{۲۹} ^{۳۰} ^{۳۱} ^{۳۲} ^{۳۳} ^{۳۴} ^{۳۵} ^{۳۶} ^{۳۷} ^{۳۸} ^{۳۹} ^{۴۰} ^{۴۱} ^{۴۲} ^{۴۳} ^{۴۴} ^{۴۵} ^{۴۶} ^{۴۷} ^{۴۸} ^{۴۹} ^{۵۰} ^{۵۱} ^{۵۲} ^{۵۳} ^{۵۴} ^{۵۵} ^{۵۶} ^{۵۷} ^{۵۸} ^{۵۹} ^{۶۰} ^{۶۱} ^{۶۲} ^{۶۳} ^{۶۴} ^{۶۵} ^{۶۶} ^{۶۷} ^{۶۸} ^{۶۹} ^{۷۰} ^{۷۱} ^{۷۲} ^{۷۳} ^{۷۴} ^{۷۵} ^{۷۶} ^{۷۷} ^{۷۸} ^{۷۹} ^{۸۰} ^{۸۱} ^{۸۲} ^{۸۳} ^{۸۴} ^{۸۵} ^{۸۶} ^{۸۷} ^{۸۸} ^{۸۹} ^{۹۰} ^{۹۱} ^{۹۲} ^{۹۳} ^{۹۴} ^{۹۵} ^{۹۶} ^{۹۷} ^{۹۸} ^{۹۹} ^{۱۰۰}
 اور وہ سیرت و معاصری اور احکام و احادیث میں علماء
 کے اختلاف سے خوب واقف تھے۔
 اس اجمال کی تفصیل سمائی نے مزید کی ہے۔ وہ رقمطراز ہیں۔

وهو من طبق شرق الأرض و غربها
 ذكره..... سارت البركان كنفه في فنون
 العالم من المغازي و السيرة و الطبقات
 وہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کی شہرت شرق سے غرب
 تک ہے۔ مختلف علوم و فنون میں ان کی کتابیں مستحکم
 علم نقل کہہ کے اقلیم در اقلیم لگے۔ وہ معاصری سیرت،

۱۔ تہذیب التہذیب ج ۹ ص ۳۶۲ و تاریخ بغداد ج ۲ ص ۱۸

۲۔ طبقات ابن سعد ج ۱ ص ۱۱، (قسم ثانی)

ولعلہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم والاہل
الشی کانت فی وقتہ ولجنتہ وفاتہ صلی اللہ
علیہ وسلم وکتبہ الفقہ واختلاف الناس
فی الحدیث علیہ
طبقات، احادیث نبوی اور آپ کی حیات مبارکہ
میں اور آپ کی وفات کے بعد اہم واقعات پر مشتمل
ہیں۔ پھر ان کی فقہ اور روایت حدیث میں جو اختلافات
ہیں ان پر مشتمل ان کی کتابیں ہاتھوں ہاتھ لے گئے۔
ابن خلکان لکھتے ہیں:

” وہ امام عالم ہیں۔ مغازی میں جن کی تصنیفات متعدد ہیں۔ انھوں نے ایک
کتاب ”کتاب السیرۃ“ کے نام سے لکھی ہے۔ جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات
کے بعد کے ارتداد کا تفصیلی ذکر ہے۔ اور اس میں مدعیان نبوت طلحہ بن خویلد، مسیلہ
کذاب، اور اسود الغسانی سے صحابہ کے جہاد کا ذکر ہے۔“

حافظ ابن حجر نے ان کو بیڑا آدمی اور ابن عمار نے علم کا ظرف لکھا ہے علیہ السلام نے کہا
ہے کہ واقفی کی حدیث کے قابل ترک ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔ مگر اس جسرح کے ساتھ انھوں
نے ان کے علم و فضل کا اعتراف بھی کیا ہے۔ اور سیرت و مغازی کا امام قرار دیا ہے۔ لکھتے ہیں:
الحافظ البحر... دھومن او عبدة العلم حافظ بحر بیکراں تھے... وہ علم کا ظرف تھے۔ حدیث
لا یتقن الحدیث وراثتہ فی المغازی میں اتفاق نہیں تھا مگر مغازی اور سیرت میں امام تھے
والسیر و یردی عن کل ضرب علیہ یہ ضرور ہے کہ وہ ہر طرح کی روایتیں بیان کر دیتے تھے
اسی طرح خطیب بغدادی نے بھی ان کے علم و فضل کا اعتراف کیا ہے۔ محدثین میں ابن ماجہ
نے ان کی روایت نقل کی ہے۔ امام صفحانی فرماتے ہیں کہ اگر واقفی ثقہ نہ ہوتے تو میں ان سے روایت
کس طرح کر سکتا۔

۱۔ الانساب للسمعانی ورق ۵۷۷ (قدیم اڈیشن) ۲۔ ابن خلکان ج ۲ ص ۳۲۳۔

۳۔ تہذیب التہذیب ج ۹ ص ۹۶۳ و شذرات الذہب ج ۲ ص ۱۸۔

۴۔ تذکرۃ الحفاظ للذہبی ج ۱ ص ۳۱۹۔

ابن غیر سے (کو ذمیں) دریافت کیا گیا تو بولے کہ یہاں تو ان کی احادیث صحیح ہی ہیں۔
 رہے اہل مدینہ تو وہ ان سے زیادہ واقف ہیں۔ مجاہد بن موسیٰ نے تو لکھا ہے کہ
 ما کتبت عن احد احفظ منذ میں نے ان سے زیادہ کسی حافظہ والے سے حدیث نہیں
 لکھی ہے۔

مصعب الزبیری، ابو عبید اور در اور وی وغیرہ نے بھی ان کی توثیق کی ہے۔ عبداللہ بن
 مبارک جب مدینہ آئے تھے تو شیوخ کی رہنمائی اور فیض انہی کی وجہ سے ملتا تھا یہ
 عہدہ قضا اور دربار خلافت سے تعلق | واقدی کے علم و فضل کی وجہ سے خلفائے عباسیہ کے یہاں
 ان کی بڑی قدر و منزلت تھی۔ یحییٰ برکی جو اہل علم کا سب سے بڑا قدر داں اور ان کے لئے انتہائی سیر
 چشم ثابت ہوا وہ بھی واقدی کے قدر دانوں میں تھا اور اس کا واقعہ نقل کیا جا چکا ہے۔ ہارون الرشید
 اور مامون الرشید کے یہاں بھی انکی بڑی قدر و منزلت تھی انھوں نے نہ صرف انتہائی فراخ دلی سے
 واقدی کی مالی اعانت کی بلکہ انہیں عہدہ قضا پر بھی فائز کیا۔

ان کے عہدہ قضا کے بارے میں دو روایتیں ہیں۔ ایک کے مطابق مامون نے انہیں
 بغداد کے مغربی حصہ کا قاضی مقرر کیا اور دوسری روایت کے مطابق یہ مشرقی حصہ کے قاضی
 بنائے گئے تھے۔

مؤرخ ابن خلکان نے دونوں روایتیں نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ عسکر المہدی کے
 قاضی بنائے گئے تھے۔ یہ ایک محلہ ہے جسے ابو جعفر منصور نے اپنے لڑکے مہدی کے لئے آباد کیا تھا
 اور بغداد کے مشرقی حصے میں تھا۔

هذا يؤيد أن الواقدي كان قاضي أسس من اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ وہ مشرقی
 الجانب الشرقي لا الغربي بغداد کے قاضی تھے۔ مغربی کے نہیں تھے۔

۱۔ تفصیل کیلئے تہذیب التہذیب ج ۹ ص ۳۶۵ وغیرہ ملاحظہ ہو۔ ۲۔ ابن خلکان ج ۲ ص ۳۲۳ و ۳۲۶
 ۳۔ بغداد کے ان دونوں حصوں میں لاکھوں کی آبادی تھی اس لئے ہمیشہ سے اس کے دو قاضی ہوتے تھے۔

مگر بعض روایتوں اور واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ یہ دونوں حصوں کے قاضی رہ چکے تھے۔ ہارون کے زمانہ میں مغربی حصہ کے اور مامون کے زمانہ میں مشرقی حصہ کے۔ جب وہ پہلی بار بغداد آئے تھے تو اس وقت بھی بن خالد برکی کا زمانہ تھا۔ ظاہر ہے کہ اس وقت مامون کی خلافت کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ مامون کی خلافت ہارون کی وفات یعنی ۱۹۳ء کے بعد ہوئی اور کئی کا انتقال حالتِ قید میں ۱۹۷ء میں ہوا۔ اس لئے ان کا لہذا آنا اور پھر مدینہ جا کر قرضداروں کا قرض ادا کر کے بغداد واپس آنے کا واقعہ بھی کی موت (۱۹۷ء) سے دو ایک برس پہلے کا ہوگا۔ اسلئے کہ ایک مدت وہ قید رہا۔ خود مامون اور واقعی کے درمیان ایک گفتگو سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ وہ واقعہ یہ ہے۔

ایک بار واقعی نے مامون کو ایک خط لکھا۔ جس میں اپنی مالی پریشانی کا ذکر ان الفاظ میں کیا۔

”— میں مقروض ہو گیا ہوں آپ اتنی رقم بھیج دیجئے۔“

یہ خط طویل تھا اور اس طویل خط کا جواب بھی مامون نے مفصل دیا اور مطلوبہ رقم بھیج دی بغدادی کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رقم ایک لاکھ درہم تھی مامون نے اپنے خط میں یہ بھی لکھا تھا کہ

”— آپ میں دو خصلتیں پائی جاتی ہیں۔ ایک سخاوت دوسری جیا۔ سخاوت کی

عمدہ دلیل تو یہ ہے کہ آپ کے پاس جو کچھ تھا خرچ کر ڈالا اور حیا کا نتیجہ یہ ہے کہ اپنے خط میں کل رقم کے بجائے صرف ایک حصہ کا ذکر کیا ہے۔“

آخر میں مامون نے ان کی تسکین کے لئے ایک حدیث جو انہی کی روایت سے اس نے سنی تھی یاد دلائی کہ آپ نے یہ روایت ہم سے اس وقت بیان کی جب آپ ہارون رشید کے قاضی تھے کہ «حضرت زبیر سے ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زبیر! رزق کی کجیوں عرش